"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

عطیہ منجانب

حضرت مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا

صوبائی امیر (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشحیذ الاذہان

ربوہ

ایڈیٹر

نسیم سیفی

صلح 1360 ہش

جنوری 1981

1

1981

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب و بیگم صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھدیہ تبریک

بتقریب سعید شادی خانہ آبادی مرزا خالد تسلیم احمد صاحب

(بتاریخ ۳ - ۱۱ - ۸۰)

دید کے قابل ہیں بیت العافیت کے صبح و شام
سایۂ رحمت میں ہیں جس کے در و دیوار و بام

جلوہ گر ہیں بزم میں اک نوشۂ رشکِ قمر
ہر کہ و مہ کی زباں پر ہے میاں خالد کا نام

اُن کی خوش بختی پہ نازاں کیوں نہ ہوں اہلِ چمن
بہرِ استقبال جن کے آئے ہیں پیارے امام

نازشِ دوراں کے گلشن میں بہاروں کا جلوس
پڑھ رہے ہیں سب چمن والے مسیحا کا کلام

بیگم اور مرزا مبارک کو مبارک ہو یہ دن
جبکہ سارا خاندانِ قدسیاں ہے شاد کام

قلبِ مہدی سے الٰہی جو بھی نکلی ہے دعا
اس نئے جوڑے کو پہنچے فیض اس کا صبح و شام

دل کے اخلاص و عقیدت سے بتقریب سعید
ھدیہ تبریک ہے شبیرِ عاجز کا کلام

خاکسار:- شبیر احمد ۱۶/۲۷ - ۱۱ - ۵۹/۸۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

- صلح ۱۳۶۰ ہش
- جنوری ۱۹۸۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر

نسیم سیفی

- سالانہ چندہ -

پاکستان ..... پانچ روپے

فی پرچہ ..... پچاس پیسے

بیرونی ممالک (بحری ڈاک) ایک پونڈ

" " (ہوائی ڈاک) تین پونڈ

- پبلشر: عبداللطیف
- پرنٹر: سید عبدالحی
- مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
- مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ تحریک جدید، دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان
- تاریخ اشاعت: ہر ماہ کی دس تاریخ
- فون نمبر ۶۷۸
- رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۶۷۶

ترتیب

- اداریہ: دل کی بات ۲
- ذکر حبیب
  محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
  وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید ۵
- آنریبل الحاجی محمد سنوسی مصطفےٰ صاحب ۱۵
  وزیر مملکت حکومت سیرالیون اور ۱۶
  مسلم کانگرس کے صدر
- کلام الامام امام الکلام
  (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ۱۹
- روحانی برسات (نظم) ۲۰
  نسیم سیفی
- اشتہارات ۲۱ تا ۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۷ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ شمارہ ۱

صلح ۱۳۶۰ ہش

جنوری ۱۹۸۱ء

ادارید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل کی بات

جلسہ سالانہ

الحمد للہ کہ ہمارا جلسہ سالانہ ہر توقع سے بڑھ کر کامیاب رہا۔ انتظام پہلے سے بہتر۔ شرکت کرنے والوں کی تعداد پہلے سے زیادہ۔ آنے والوں کا حلقہ وسیع تر۔ سیدنا امام جماعت احمدیہ کے ارشادات انتہائی روح پرور اور مقررین جلسہ کے خطابات فکر انگیز بھی اور ایمان افزا بھی۔

پندرھویں صدی ہجری کا یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ اس لحاظ سے بھی اس کی اہمیت بہت زیادہ تھی۔ اور زیادہ اہمیت ہونے سے توقعات بھی زیادہ تھیں۔ لیکن کامیابی جو محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل کا ایک جلوہ تھی ہر توقع سے زیادہ نکلی۔

بیرونی ممالک سے آنے والے دوستوں اور بہنوں کے لئے تقاریر کا ایک ساتھ ترجمہ سنانے کا انتظام جو یہاں پہلی دفعہ ہوا اور نہایت کامیاب رہا) یوں تو کبھی بھی ہو سکتا تھا لیکن نئی صدی کے پہلے جلسہ کے موقعہ پر یہ انتظام تکمیل پذیر ہوا۔ اور تمام دوستوں کی خود بخود توجہ اس طرف مبذول ہو گئی کہ ترقی کا یہ قدم ایک ایسا سنگ میل ہے جو گزشتہ سالوں کے سفر کی کامیابی اور آئندہ کے سفر کے لئے عزم اور ہمت کا یقین پیدا کرتا ہے۔

صدیاں تو سب برابر ہوتی ہیں اور وقت کی زنجیر کی کڑیاں ہیں۔ ایک کڑی سے دوسری کڑی پوری طرح مشابہ۔ اس لئے ان میں نہ تفریق ہوتی ہے نہ تمیز۔ لیکن پندرھویں صدی وقت کی زنجیر کی صرف ایک غیر ممیّز کڑی ہی نہیں بلکہ اس سے بہت کچھ زیادہ ہے۔ اس کی اہمیت کا تار چودھویں صدی سے جڑا ہوا ہے۔ اسلامی صدی میں چودھویں صدی کو جو اہمیت حاصل ہے اور جس سے کوئی اہل دل مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ اس کے زوردار تسلسل کا نام پندرھویں صدی ہے۔ کوئی نہ جانے تو ہم تفصیل میں جائیں لیکن وہ کون ہے جو نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس صدی کا پہلا جلسہ سالانہ نہایت کامیاب رہا۔ خدا کرے کہ ہم ہمیشہ ان تمام دعاؤں کے مستحق رہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ نے اپنی امت کے لئے بارگاہ ایزدی میں کی تھیں اور جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے بلکہ اس موقعہ پر ساری دنیا کے لئے مانگی تھیں۔ آمین ثم آمین۔

شکر و مشکور ہماری جماعت کا حقیقی اور بنیادی کام صحیح اسلام کی صحیح رنگ میں تبلیغ کر کے دنیا کے ہر فرد کو امن کی راہ پر ڈالنا اور دکھی انسانیت کے لئے راحت مہیا کرنا ہے۔ یہ کام ہم سب کا ہے۔ اور دنیا کے چپہ چپہ پر کیا جانے والا ہے۔ لوگوں کے دل زمین ہی کی طرح ہوتے ہیں کوئی سخت کوئی نرم۔ کہیں زیادہ اگتا ہے کہیں کسی قدر کم۔ ہو سکتا ہے ابتدائی طور پر کہیں کچھ بھی نہ اگتا ہو۔ بیج بونے والا زمین کے اس اختلاف سے ایک سبق لیتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر اس کے پاس ایسی زمین بھی ہے جہاں کچھ نہیں اگتا یا جہاں کم اگتا ہے تو اپنی دوسری زمین جس میں زیادہ اگنے کا امکان ہے وہاں اپنی کوشش کو تیز کر دیتا ہے۔ اور نہ اگانے والی زمین کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ہم جو دلوں میں ایمان کی فصل اگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ جہاں یہ فصل زیادہ اگتی ہے وہاں اپنی کوششوں کو تیز تر کر دیں۔ دنیا کا ہر دل ہماری کھیتی ہے۔ اور ہم نے ہر ممکن کوشش کر کے اس میں ایمان کی فصل اگانی ہے۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کہیں یہ فصل زیادہ اگ رہی ہے اور کہیں کم۔ جہاں فی الحال کم اگ رہی ہے وہاں بھی انشاء اللہ زیادہ اگے گی۔ لیکن جہاں زیادہ اگ رہی ہے وہاں تو ہمارا فرض ہے کہ پہلے سے زیادہ محنت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت دے۔ ہمیں دلوں میں ایمان کی بوائی اور ان زمینوں کی آبیاری کی توفیق دے آمین تاکہ دنیا وہ امن اور راحت حاصل کر سکے جو مہیا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے شریعت اسلامیہ نازل فرمائی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آج سے تیس پینتیس سال قبل نائیجیریا میں ایک دوست نے جماعت کی خدمت کے لئے اپنی زندگی پیش کی تھی۔ وہ ایک یورپی کمپنی کے ملازم تھے اور اچھی خاصی تنخواہ لے رہے تھے۔ جماعت کا کام شروع کیا۔ تو جماعت انہیں ان کی تنخواہ کا صرف چوتھائی حصہ پیش کر سکی انہوں نے جانفشانی سے کام شروع کر دیا۔ اور اپنی بے لوث خدمت سے سب کو حیران کر دیا۔ دفتری کام کے علاوہ اپنی دیگر صلاحیتیں بھی بروئے کار لائے سلسلہ کا لٹریچر اپنی مقامی زبان میں ڈھالا۔ ریڈیو پر مشن کی کارکردگی کی رپورٹیں پیش کیں۔ اور جماعتوں کی بیداری کے لئے تقاریر بھی کیں۔

ان سب باتوں کو اللہ تعالیٰ نے نوازا۔ اور ایک لمبے عرصہ تک انہیں خدمتِ دین کی توفیق دیئے رکھی۔ یہ تھے مسٹر اے آر۔ اے اوٹولے نائیجیریا جماعت کے جنرل سیکرٹری اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں انہیں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو توفیق دے کہ ان کی نیکیوں کو جاری رکھ سکیں آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوبلی فنڈ

ویسے تو جب جوبلی فنڈ کا آغاز کیا گیا تھا اس وقت بھی دوستوں کو یقین تھا۔ کہ اس فنڈ سے بہت بڑے بڑے کام سرانجام دیئے جائیں گے لیکن اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی بہت بڑے بڑے کام سرانجام دیئے جا چکے ہیں

احمدیت کی نئی صدی کے آغاز سے قبل اس صدی کے استقبال کے لئے جو مزید کام کئے جانے والے ہیں ان میں بھی ہم سب کو شریک ہونا ہے۔ جب جب اور جس جس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ بتاتے جائیں ہمیں شرکت کر کے اپنے لئے اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے برکتیں حاصل کرنی چاہئیں۔ — اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء

ذکرِ حبیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ تین سال کے جلسہ ہائے سالانہ میں سیرت حضرت ... کے ایک پہلو یعنی حضور ... کے ذریعہ ظہور پذیر ہونے والے معجزات میں سے بعض کے بیان کی مجھے سعادت حاصل ہوئی تھی۔ اور امسال بھی اسی پہلو پر اپنا مضمون بیان کرنے کی توفیق پانا محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہے۔ ضمناً اس امر کا ذکر کر دوں کہ گزشتہ سال کے مضمون میں حضور علیہ السلام کے صحابہ کے مختلف طبقات سے جو چند ایک روایات میں نے لکھی تھیں وہ بوجہ وقت کی کمی کے میں پوری نہ پڑھ سکا تھا اس لئے اس کا بقیہ حصہ مجھے پہلے پڑھنا ہے ورنہ مضمون مکمل نہیں ہوتا۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ حضور علیہ السلام کے معجزات کی تعداد ہزاروں نہیں لاکھوں تک ہے سب کا بیان تو محدود وقت کی تقاریر میں ممکن ہی نہیں۔ اس لئے حضور کی سیرت کے مختلف پہلوؤں میں سے چند ایک کا بیان ہی کیا جا سکتا ہے۔ قبل اس کے کہ میں اصل مضمون کی طرف آؤں ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو جماعت کی نظروں سے کبھی اوجھل نہیں ہونا چاہیئے حضرت ... نے بڑی وضاحت سے اور پُرزور الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ

"جس قدر نشانات اور آیات ظاہر ہو رہی ہیں درحقیقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی خوارق اور معجزات ہیں۔ اور یہ پیشگوئیاں قرآن شریف ہی کی پیشگوئیاں ہیں۔ کیونکہ آپ ہی کی اتباع اور قرآن شریف ہی کی تعلیمات کے ثمرات ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۶)

پھر فرماتے ہیں:-

"یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بہ یُمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

(براہین جزو اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی میرے ہم نشیں کے حسن و جمال نے مجھ میں
بھی یہ تاثیر پیدا کر دی ورنہ میں تو ایک ذرہ
خاک ہی ہوں۔

پھر اپنی ایک فارسی نعتیہ نظم میں جو رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بے پناہ محبت
کی عکاسی کرتی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جلالِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ از بحرِ کمالِ محمدؐ است

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

ترجمہ۔ میری جان و دل محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)
کے حسن پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمدؐ کے کوچہ
پر نثار ہے۔ میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا
اور عقل کے کانوں سے سنا کہ سارے عالم میں
محمدؐ کے جلال کا شہرہ ہے۔ نشانات اور معارف
کا یہ بہتا ہوا چشمہ جو میں مخلوق خدا کو دے
رہا ہوں۔ یہ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات
کے سمندر میں سے ایک قطرہ کے برابر ہے اور
میرے دل کو جو آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کی آگ ہے اور میرا
پانی محمدؐ کے مصفا پانی سے لیا گیا ہے۔

پھر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی
انوار اور آپ کی کامل پیروی سے حاصل ہونے
والے روحانی مدارج کے حصول کا نسخہ ان الفاظ
میں تحریر فرمایا۔

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

اگر خواہی نجات از مستی و نفس
بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ

اگر خواہی دلیلِ عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

سرے دارم فدائے خاکِ احمد
دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ

بکار دیں نہ ترسم از جہانے
کہ دارم رنگِ ایمانِ محمدؐ

بدیگر دلبرے کارے نہ دارم
کہ ہستم کشتۂ آنِ محمدؐ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

ترجمہ۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مجسم نور ہیں اور
آپ کی روحانی کان میں عجیب و غریب لعل و
جواہر ہیں اگر تو نفس کی شعلہ خواہشات سے نجات
چاہتا ہے۔ تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے
مستانوں میں سے ہو جا۔ اور اگر تو محمد (صلے اللہ
علیہ وسلم) کی سچائی کی کوئی دلیل چاہتا ہے۔ تو
اس کا عاشق بن کیونکہ محمدؐ کی ارفع شان کی دلیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ میرا سر تو احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاک پر نثار ہے۔ اور میرا دل ہمہ وقت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان رہتا ہے۔ دین کے معاملہ میں میں سارے جہان سے بھی نہیں ڈرتا کیونکہ مجھ میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان کا رنگ ہے۔ کسی اور محبوب سے مجھے کوئی واسطہ نہیں کہ میں تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ناز و ادا کا کشتہ ہوں۔ اگرچہ اب کرامت معقود ہو چکی ہے۔ مگر تو آ اور اب بھی اسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں دیکھ لے۔

حضور ... نے تحریر فرمایا ہے کہ معجزات اور خوارق قرآنی چار قسم پر ہیں۔ ان میں سے ایک یعنی ... برکات روحانیہ کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔

"امراض روحانی دور کرنے کے لئے انبیاء اور ان کے کامل تابعین کو ذریعہ اور وسیلہ ٹھہرا رکھا ہے۔ انہی کی صحبت میں دل تسلی پکڑتے اور بشریت کی آلائشیں رو بہ کمی ہوتی ہیں اور نفسانی ظلمتیں اٹھتی ہیں اور محبت الٰہی کا شوق جوش مارتا ہے۔ اور آسمانی برکات اپنا جلوہ دکھاتی ہیں اور بغیر ان کے ہرگز یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں"

(براہین احمدیہ حصہ اوّل)

پھر حقیقۃ الوحی میں حضور ... فرماتے ہیں۔

"میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے۔ اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہو سکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔ اب کہو کیا یہ پیشگوئی کرامت نہیں ہے؟ کیا انسان اس پر قادر ہے"

(حقیقۃ الوحی ص۲۳۸)

یہ ایک حقیقت ہے اور کوئی صاحب بصیرت اس کا انکار نہیں کر سکتا کہ انبیاء علیہ السلام کا اصل معجزہ ان کی روحانی قوت اور تاثیر ہے۔ قدم قدم پر خدا ان کی دعوت کی تائید کرتا ہے۔ ان کو ایسی روحانی مقناطیسی قوت عطا کی جاتی ہے۔ جو قوموں اور ملکوں میں روحانی انقلاب برپا کر دیتی ہے۔

اب میں حضور ... کے برکات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانیہ میں سے ان چند ایک کو بیان کروں گا جو گزشتہ سال بیان کرنے سے رہ گئے تھے۔

اور جو میں نے حضور . . . کے . . کے مختلف طبقات سے بطور مثال لئے ہیں۔ ورنہ جیسا کہ حضور . . . نے خود تحریر فرمایا ہے۔ ہزارہا لوگوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد طرح طرح کے گناہوں اور نفسانی کمزوریوں سے توبہ کی اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت ایسی پاک تبدیلی پیدا ہوئی کہ ہر فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نے فرمایا۔

"میں تمہیں مسیح پرست بنانے کے لئے نہیں بلکہ مسیح بنانے کے لئے آیا ہوں۔"

اب میں حضرت مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری کی ایک روایت جو میں نے ان کی کتاب تائید حق سے لی ہے بیان کرتا ہوں۔ ان کی ایک روائت میں گزشتہ سال بیان کر چکا ہوں لکھتے ہیں:۔

"جب وہ انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں شمولیت کے لئے لاہور آئے تو سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی کی تحریک پر قادیان گئے۔ سیٹھ صاحب موصوف کہنے لگے کہ میں چہرہ دیکھ کر آدمی کی باطنی کیفیت سے آگاہ ہو جاتا ہوں پہلی ملاقات میں ہی نگاہ دو چار ہوتے ہی ہمارے پیارے دوست سیٹھ عبدالرحمن صاحب تو . . . ہزار جان سے عاشق ہو گئے مجھ سے سیٹھ صاحب نے پوچھا کہ کہو جناب مرزا صاحب کو کیسے پاتے ہو میں کیا جواب دیتا۔ میرے تو ہوش دنگ ہو گئے تھے ۱۸۹۷ء میں جن مرزا صاحب کو دیکھا تھا یہ وہ نہ تھے آواز و نقشہ تو وہی تھا۔ لیکن کل بات ہی بدلی ہوئی تھی۔ . . .

. . اور جن کو کچھ بصیرت ہو وہ اس نور کو پرکھ لیتے ہیں ۔ حضرت مرزا صاحب کو تو اللہ نے سر سے پاؤں تک محبوبیت کا لباس . . . پہنایا تھا۔ اے حضرات میں نے فرشتہ کی بات سن لی اور تاریخ گیارہ جنوری ۱۸۹۴ء حضرت مرزا صاحب سے بیعت کر لی فالحمد للہ علیٰ ذالک بیعت کرنے کے بعد تین دن تک قادیان رہنے کا موقعہ ملا۔ ان آخر تین دن میں جب میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا تھا تو مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ اب میں نماز پڑھتا ہوں یعنی مجھے

عجیب حلاوت اور مزہ نماز میں لگتا تھا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(تائید حق ص۷۱)

پیغمبر کا اصل معجزہ اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی اصل نشانی ان کا سرتاپا وجود ہوتا ہے جس سے سورج کی طرح تیز روحانی شعاعیں نکلتی۔ اور سعید روحوں کو مسحور کر دیتی ہیں

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بہت دعا گو تھے۔ حضرت کی بیعت راشدہ کے قبل آپ کے اندر ایسی روحانی کیفیت پیدا ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو سنتا اور قبولیت سے نوازتا تھا۔ آپ نے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ جو میں نے آپکی تصنیف حیات قدسی سے لیا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حضور کی تصنیف آئینہ کمالات اسلام کہیں سے مجھے مل گئی۔ اس کا مطالعہ کرتے ہوئے جب یہ شعر میں نے پڑھا جس میں حضور فرماتے ہیں ؎

عجب نوریست در جان محمد
عجب لعلیست در دہان محمد

تو میں اس نعتیہ نظم کو اول سے آخر تک پڑھتا گیا۔ اور درد و گداز کا یہ عالم تھا کہ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو رہے تھے۔ جب میں آخری شعر پر پہنچا کہ ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمد

تو میرے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ کاش ہمیں بھی ایسے صاحب کرامت بزرگوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کا موقعہ مل جاتا۔ اس کے بعد جب میں نے ورق الٹا تو حضور کی یہ منظومہ گرامی تحریر نظر آئی

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

چنانچہ اسے پڑھتے ہوئے جب میں اس شعر پر پہنچا کہ

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے

تو مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی (جن سے مجھے یہ کتاب ملی تھی) سے دریافت کیا کہ یہ تحریر کس بزرگ کی ہے۔ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ شخص غلام احمد ہے

اور قادیان ضلع گورداسپور میں اب بھی موجود ہے۔ اس پر سب سے پہلا فقرہ جو میری زبان سے حضور کے متعلق نکلا۔ وہ یہ تھا۔

"دنیا بھر میں اس شخص کے برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق کوئی نہیں

ارشادات عالیہ کے پڑھتے ہی مجھے حضرت کے دعوے مسیحیت اور مہدویت کی حقیقت معلوم ہوگئی۔ اور میں۔ اور ستمبر یا اکتوبر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کا خط لکھ دیا۔

حضور فرمایا کرتے تھے کہ (رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے) پہلے انبیاء کے نشانات مشکوک ہو کر قصے کہانیوں کے رہ گئے ہیں۔ کیونکہ ان کو بہت لمبا عرصہ گزر گیا ہے۔ اور نیز تاریخی شہادتیں اب پوری طرح ثابت نہیں ہو سکتیں۔ اور ان کی کتابوں میں کمی بیشی ہو چکی ہے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اب نئے سرے سے اسلام کی تائید میں نشانات اور خوارق دکھا رہا ہے۔ تاکہ لوگوں میں تضرع اور ابتہال پیدا ہو اور ان کے ایمان کو ایک نئی زندگی حاصل ہو۔

حضور نے اپنی ایک اردو نظم میں تازہ بتازہ نشانات کی اہمیت اور ضرورت کو یوں بیان فرمایا فرماتے ہیں۔ ؎

ہر دم نشانِ تازہ کا محتاج ہے بشر
قصوں کے معجزات کا ہوتا ہے کب اثر
اے سونے والو جاگو کہ وقتِ بہار ہے
اب آ کے دیکھو در پہ تمہارے وہ یار ہے

جن کو نشانِ حضرتِ باری ہوا نصیب
وہ اس جنابِ پاک سے ہر دم ہوئے قریب

اب میں ایک اور عالمِ دین کے قبولِ احمدیت کا واقعہ سناتا ہوں جو بہت دلچسپ ہے۔ مولوی غلام نبی صاحب خوشابی ایک مسلّم فاضل علوم عقلیہ و نقلیہ تھے۔ جن دنوں حضور لدھیانہ تشریف لے گئے۔ یہ بھی لدھیانہ گئے۔ جہاں مخالفت زوروں پر تھی۔ دیگر علماء کے جوش و خروش کو دیکھ کر یہ بھی میدان میں اترے۔ لدھیانہ میں مولوی صاحب موصوف کی دھوم مچ گئی۔ جگہ بہ جگہ ان کے علم کا چرچا ہوا ایک روز اتفاق سے اسی محلہ میں کہ جس میں حضرت تشریف فرما تھے مولوی صاحب کا وعظ تھا ہزاروں آدمی جمع تھے اور تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ اس وعظ میں دیگر بڑے بڑے علماء بھی موجود تھے۔ مولوی صاحب اپنی تقریر ختم کر کے جب پنڈال سے روانہ ہوئے تو دیگر مولوی صاحبان کی ایک کثیر تعداد ساتھ تھی۔ اتفاقاً اس وقت حضرت اقدس رہائش گاہ سے باہر مردانہ میں جانے کے لئے نکلے تو مولوی صاحب سے آمنا سامنا ہو گیا اور حضرت نے السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اور مولوی صاحب نے وعلیکم السلام کہہ کر مصافحہ کیا۔ خدا جانے اس مصافحہ میں کیا روحانی برقی قوت تھی کیا مقناطیسی روحانی کشش تھی کہ مولوی صاحب ایسے از خود رفتہ ہوئے کہ سیدھے ہاتھ میں ہاتھ دیئے حضور کے ساتھ مردانہ مکان میں چلے آئے اور حضرت کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ ادھر تمام مولوی صاحبان اور دوسرے لوگوں کی کثیر تعداد انتظار میں کھڑی تھی اور چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ کچھ مولوی صاحبان کہہ رہے تھے کہ مولوی صاحب مرزا صاحب کی خبر لینے گئے ہیں دیکھنا تو سہی مرزا صاحب کی کیسی گت بنتی ہے۔ مولوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا سے علم میں کم نہیں ہے۔ طامع نہیں ہے صاحب
روزگار ہے۔ خدا اور رسول کو پہچانتا ہے وغیرہ
وغیرہ۔ یہ سب کچھ مکان کے باہر ہو رہا تھا۔ اور
مکان کے اندر جو ہوا وہ یہ تھا کہ مولوی غلام نبی
صاحب نے سوال کیا کہ آپ نے وفات مسیح کا
مسلک کہاں سے لیا ہے؟ حضرت نے فرمایا۔
قرآن شریف سے۔ اور حضور نے قرآن کریم سے آیات
نکال کر دکھانا شروع کیں۔ مولوی صاحب دو چار منٹ
سوچ کر کہنے لگے۔ جو آپ نے فرمایا صحیح ہے۔ قرآن کریم
آپ کے ساتھ ہے۔ حضرت نے فرمایا جب
قرآن ہمارے ساتھ ہے تو آپ کس کے ساتھ ہیں۔؟
مولوی صاحب دوپٹہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے
اور ہچکی بندھ گئی۔ اور عرض کیا کہ یہ خطا کار گنہگار
بھی حضور کے ساتھ ہے۔

اس اثناء میں باہر سے لوگوں نے آواز دینا
شروع کیں کہ مولوی صاحب تشریف لائیے۔ مولوی
صاحب نے کہلا بھیجا تم جاؤ میں نے حق دیکھ لیا اور
حق پا لیا ہے اب میرا تم سے کچھ کام نہیں۔ اگر تم
اپنا ایمان سلامت رکھنا چاہتے ہو تو آجاؤ اور تائب
ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جاؤ اور اس

. . . . . !

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

(حیات ... صفحات ۱۴۲-۱۴۳)

جیسا کہ ابتداء میں میں حضرت کی
ایک تحریر پڑھ چکا ہوں۔ جس میں حضور نے فرمایا کہ
"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے
ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت
کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل
کر چکے ہیں۔ کہ ایک ایک فرد ان میں
بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔"

ان ہزارہا صادق اور وفادار مریدوں میں
سے ایک جن کی بعد بیعت زندگی
اس عظیم الشان روحانی اور اخلاقی انقلاب
کی آئینہ دار ہے جس کا حضور نے ذکر فرمایا ہے۔
ان کی زبانی ہی سنیئے۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ
صاحب حضور کی بیعت سے کیا ملا کے زیر عنوان
فرماتے ہیں:۔

"جسمانی اور روحانی استعداد
تلف ہونے سے بچی۔ ایمان
نصیب ہوا۔ دعاؤں کا ذوق ملا۔
دعاؤں کی قبولیت کی چاشنی نصیب
ہوئی۔ اس کی عنایات پائیں۔ انعامات
دیکھے۔ ہاں اس کے فضل سے صرف
اسی کے فضل سے یہ ذوق ملا۔ کہ
اس کا در ہوا اور پہ سر ہوا اور بس"

(اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۱)

جیسا کہ احباب سن چکے ہیں میں نے حضور
کے صحابہ کے مختلف طبقات میں سے چند ایک کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی روایات لی ہیں۔ جو اپنی کہانی اپنی زبانی کی مصداق ہیں۔ ان میں چوٹی کے علماء بھی ہیں ڈاکٹر اور حکیم بھی۔ تاجر پیشہ اور زمیندار بھی اور حکومت کے ملازم بھی۔ ان میں سے کسی کو بھی کسی دنیوی منفعت یا شہرت کی ضرورت نہ تھی نہ خواہش اللہ تعالیٰ کا فضل اور فطرتی سعادت ان کو کشاں کشاں کے قدموں میں لے آئی۔ اور اسلام کی سربلندی کے لئے کے ممد و معاون بنے۔

حضور کے انفاس نے ان کی زندگیوں کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ حضور کیا خوب فرماتے ہیں ؎

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

یہ چند مثالیں میں نے بطور نمونہ حضرت کے کے مختلف طبقات سے لی ہیں۔ ورنہ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس زمانہ میں دنیا کے لئے ایک پاک اسوہ اور حضرت اقدس کی صداقت کی زبردست دلیل تھے۔ اور آپ کے الہام

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ

کے مصداق حضور اپنی تصنیف کشتی نوح میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنا دے وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟ زمین سے وہ پاک دل مراد ہیں۔ جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اس کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔"

(کشتی نوح کتابی سائز ص۱۲)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی بعثت کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"خدا نے اس کامل مجدد کو اس لئے بھیجا ہے کہ تا خدا اس زمانہ میں ثابت کر کے دکھا دے کہ اسلام کے مقابل پر سب دین اور تمام تعلیمیں ہیچ ہیں۔ اور اسلام اب ایسا مذہب ہے جو تمام دینوں پر ہر ایک برکت اور دقیقہ معرفت اور آسمانی نشانوں میں غالب ہے۔ یہ خدا کا ارادہ ہے کہ اسلام [illegible] رعایت [illegible] جو [illegible] ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"

(تریاق القلوب)

چنانچہ اسلام کی تائید و نصرت اور غلبۂ اسلام کو

کو ظہور میں لانے کے لئے نے اپنے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
علم کلام۔ خدائی نشانات اور روحانی تعلیم و تلقین
کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش
قدم پر آخرین منہم کی جماعت قائم کی۔ جو
خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی انتھک جد و جہد
عالمگیر تبلیغی نظام۔ اشاعت لٹریچر۔ قرآن کریم
کے مختلف زبانوں میں تراجم اور اشاعت اور
غیر معمولی قربانیوں کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ
کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے میں دن رات مصروف
ہے اور جماعت احمدیہ کے مبلغین دنیا کے مختلف
ممالک میں اسلام کی سربلندی اور رسول اکرم صلے اللہ
علیہ وسلم کے نام کا بول بالا کرنے اور آپ پر درود و
سلام بھیجنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ
کرنے کی مہم میں دن رات لگے ہوئے ہیں (اللہ تعالیٰ
ان کے اخلاص ایثار اور قربانی کو قبولیت سے
نوازے) صدیوں سے عیسائی اقوام میں کلیسا نے
اسلام کے خلاف جو بغض و عداوت پیدا کر دی
تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت
کی دعاؤں اور روحانی توجہ کے طفیل۔ اس میں
تغیر پیدا ہوا ہے۔ کہ وہی لوگ اسلامی تعلیم کو حریت
اور قدر شناسی کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں اور
اسلام کا جھنڈا اکناف عالم میں اپنے نظریاتی اثر و
رسوخ کے لحاظ سے بلند سے بلند تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

اس جگہ جماعت احمدیہ کے وسیع تبلیغی و تربیتی
نظام اور تعلیم اور خدمت خلق کے میدان میں جماعت
کی مساعی کا مختصر سا خاکہ دلچسپی کا موجب ہوگا۔

اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت
احمدیہ کے ۲۲۵ مبلغ میدان عمل میں تعلیم و تبلیغ اسلام
کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ۳۷ ممالک میں
باقاعدہ مشن قائم ہیں۔ آٹھ سو منظم جماعتیں ہیں۔ ۵۵۰
مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ ۱۲۰ سکولز دنیوی اور اخلاقی
تعلیم و تربیت کا کام کر رہے ہیں۔ ۳۶ اخبارات و
رسائل جاری ہیں۔ قرآن مجید کے آٹھ زبانوں میں تراجم
شائع ہو چکے ہیں۔ اور بعض اور زبانوں میں زیر تیاری
ہیں اور ۲۵ ہسپتال خدمت خلق کا کام کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے ایلیا
مرسلین اور مامورین کے ذریعہ جو مختلف النوع معجزات
دکھاتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے فرستادوں کی جماعت ہر آن بڑھتی چلی جاتی ہے۔
قرآن کریم میں یہی صداقت اس آیت میں بیان
فرمائی گئی ہے۔ جس میں فرمایا۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ
نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ
وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ
لِحُكْمِهِ وَهُوَ سَرِيعُ
الْحِسَابِ ۝ (الرعد آیت ۴۲)

ترجمہ۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ملک
کو اس کی تمام اطراف سے کم کرتے
چلے جا رہے ہیں۔ اور فیصلہ تو اللہ تعالیٰ
کے اختیار میں ہے۔ کوئی اس کے فیصلہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبدیل کرنے والا نہیں اور دیر جلد حساب لینے والا ہے۔

حضرت نے جب دعوے فرمایا تو آپ اکیلے تھے۔ پھر ابتداء میں چند لوگ ہی تو آپ کے ساتھ ہوئے اگر دنیوی نگاہ سے دیکھا جائے تو اس وقت حضرت اور حضور کی اس چھوٹی سی جماعت کو تباہ کرنا کوئی مشکل امر نہ تھا۔ لیکن جو خدا کی حفاظت میں ہو اس کو کون تباہ کر سکتا ہے۔

حضرت نے اپنے دعوے کی ابتداء اور آپ کی زندگی میں ہی آپ کے قائم کردہ سلسلہ کی جلد جلد ترقی کا ذکر اپنے ان اشعار میں فرمایا فرماتے ہیں ؎

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

میں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا
دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

حضرت کی زندگی میں ہی جماعت کی تعداد تقریباً چار لاکھ کو پہنچ گئی تھی۔ جو حضور کی دعا

"اک سے ہزار ہوویں"

کی قبولیت کا نشان تھا۔ جھوٹوں کو یہ کامیابی کبھی نہیں ملا کرتی۔ خدا کے وہ بندے جو خدا کے ابنا کر بھیجے جاتے ہیں۔

یہ اعجاز انہیں کے حصہ میں آتا ہے۔ حضرت نے خدا اور اس کے محبوب حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی شدید محبت کی جو حقیقۃً بے مثال تھی۔ اس محبت کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایسی مخلص جماعت عطا فرمائی۔ جو اپنے ایمان کی مضبوطی اور اپنے جذبۂ قربانی میں۔ خدا کے فضل سے باوجود مخالفین کی انتہائی مخالفت کے برابر ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اسے ہر رنگ میں بار آور کر رہا ہے۔ آج جماعت احمدیہ کا وجود کسی خاص ملک یا خطہ سے مخصوص نہیں۔ دنیا کے اکثر ممالک میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی موجود ہیں۔ اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ آج احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ جماعت کے اس جلسہ سالانہ کو ہی دیکھئے۔ کیا اس میں شمولیت کے لئے مشرق و مغرب شمال اور جنوب کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے احمدی موجود نہیں جو اپنی شرکت سے حضرت اقدس کے اس شعر پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں ؎

وہ خدا میرا جو ہے جو ہر شناس
اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس

آخر میں حضرت کے رسالہ الوصیت کا

ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ جو حضور نے جماعت احمدیہ کے لئے بطور وصیت تحریر فرمایا۔ حضور کے یہ الفاظ جماعت کے ہر فرد۔ مرد اور عورت۔ بچے اور بوڑھے کو ہمیشہ یاد رکھنے چاہئیں۔ تاہم سب اپنی ذمہ واریوں سے کسی لمحہ بھی غافل نہ ہوں۔ حضور لکھتے ہیں:۔

"خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں۔ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے۔ تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا

.... ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی ہیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے..... وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔

. . . . .

..... یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور وہ ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تاکہ خدا تمہاری آزمائش کرے ... مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرینگے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئینگے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کرینگی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتح یاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائینگے۔" (الوصیت ص۱۴)

خدا کرے ہم اور ہماری ہر آنیوالی نسل اس وصیت کو ہمیشہ یاد رکھے۔ اور ہم ان ذمہ واریوں کو جو ہم پر ڈالی گئی ہیں۔ ایسے رنگ میں ادا کرنے کی توفیق پائیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا موجب ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل الحاجی محمد سنوسی مصطفیٰ صاحب

وزیر مملکت حکومت سیرالیون اور مسلم کانگریس کے صدر

گزشتہ جلسہ سالانہ پر جہاں پاکستان کے کونے کونے سے احمدیہ جماعت کے افراد اور غیر از جماعت دوست ربوہ تشریف لائے۔ وہاں بیرونی ممالک سے بھی احمدی دوست اور ہمارے وہ دوست جو جماعت میں شامل نہیں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ سیرالیون مغربی افریقہ سے آنریبل الحاجی محمد سنوسی مصطفیٰ صاحب جو اپنے ملک کی حکومت کے وزیر مملکت ہیں، اور ایک بہت بڑی اسلامی تنظیم مسلم کانگریس کے صدر ہیں۔ جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ آنریبل موصوف ایک طویل عرصہ سے جماعت کو جانتے ہیں۔ اور جماعت کے کام پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ اور گہری نظر رکھنے کے نتیجہ ہی میں وہ جماعت کے دل سے مدّاح ہیں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر آنریبل الحاجی محمد سنوسی مصطفیٰ صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

جناب صدر اور میرے پیارے مسلمان بھائیو اور بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں آپ سب کو مبارک دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دنیائے اسلام پر خصوصاً اور باقی دنیا پر عموماً اپنی برکات اور رحمتیں نازل فرمائے آمین

آجکل اسلامی دنیا اپنی تاریخ کے ایک اہم دور میں سے گزر رہی ہے۔ اس کے دور رس اثرات مترتب ہوں گے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اسلام نے دوستی اور باہمی محبت اور خیر سگالی کے بندھنوں میں باندھ کر ہمیں بہت پہلے ہی آپس میں بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ اس بھائی چارہ کو ایک قدیمی شاعر نے یوں بیان کیا ہے کہ

"ہم سب بھائی ہیں

کسی بھی نسل سے ہوں
یا کسی بھی علاقے سے آئے ہوں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی وہ جذبہ ہے اور یہی وہ روح ہے۔
جس کی وجہ سے میں افریقہ کے مغربی ساحل پر
واقع چھوٹے سے ملک جمہوریہ سیرالیون سے
سفر کرکے آپ کے اس عظیم الشان مذہبی اجتماع میں
حضرت امام جماعت احمدیہ (ایدہ اللہ تعالےٰ) اور
منتظمین جلسہ سالانہ کی گراں قدر دعوت پر شرکت
کرنے آیا ہوں تاکہ میں اپنے معمولی سے علم میں اضافہ
کرسکوں۔ نیز جماعت احمدیہ نے قریباً ساٹھ سال
میں میرے ملک کی روحانی تعلیمی اور طبی ترقی میں جو
خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے اس تجربے سے
کچھ استفادہ کرسکوں۔

ہمارے دونوں ملک پاکستان اور سیرالیون
جسمانی اور جغرافیائی دوری کے لحاظ سے ایک دوسرے
سے بہت دور واقع ہیں۔ اسی طرح آپ کا عظیم
دارالحکومت اسلام آباد اور فری ٹاؤن جو ایک قدیمی اور تاریخی
شہر ہے یقیناً فضائی اور زمینی راستوں سے
ہزاروں میلوں اور سمندروں کی دوری پر واقع ہیں
لیکن رسول اکرم محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جو آسمانی
پیغام امن اور بھائی چارے کا دیا۔ اس کی وجہ سے
آج ہم یہاں پر دنیا کے کونے کونے سے آکر جمع
ہوئے ہیں۔ ہم ایک ہی طرح عمل کرتے ہیں اور ایک
ہی انداز سے سوچتے ہیں اور پانچ نمازوں میں
ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہوئے

اللہ اکبر

کہتے ہیں۔ میں اسے محض اتفاق نہیں سمجھتا کہ مسلمان
مردوں اور عورتوں کا یہ اجتماع بیسویں صدی میں
اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے متحرک اور عظیم مرکز میں
منعقد ہو رہا ہے۔ نشأۃ ثانیہ کی یہ تحریک سات
سمندر پار یورپ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا میں بھی
پہنچ چکی ہے۔ دنیا میں ہر جگہ ان کے مخلص اور فدائی
مرد و زن پیدا ہو چکے ہیں۔ جو کہ مختلف نسلوں۔
رنگوں اور قوموں کے لوگ ہیں۔

اسلام کی آواز مختلف قوموں میں راہ نمائی
اور مشاورت کا کام کر رہی ہے۔ تاکہ دنیا۔ ترقی۔
آزادی اور انصاف حاصل کرے۔ ملکوں میں استحکام
پیدا ہو۔ اور عالمی امن اور خوشحالی حاصل ہو۔ دنیا
میں جب بھی کبھی امن اور بھائی چارے کی بات چلی
ہے۔ احمدیت کا پیغام کبھی بھی خاموش یا غیر مؤثر
نہیں رہا۔

مسلمان بھائیوں کے اک اجتماع میں مشاہد
یہ مناسب نہ ہو کہ میں اپنے ملک سیرالیون میں جماعت
احمدیہ کی خدمات کے لمبے چوڑے اعداد و شمار
پیش کروں۔ لیکن میں اس وقت اپنے ہم وطنوں کے
نزدیک جن میں مسلمان اور دیگر عوام بھی شامل ہیں۔
مجرم ٹھہروں گا۔ اگر میں اس عالمی پلیٹ فارم سے جماعت
احمدیہ کی بے شمار خدمات کو بھرپور خراج تحسین پیش
نہ کروں۔ اس جماعت نے فرض شناسی محنت۔ فدائیت
اور اپنے مبلغین اور ان کے ساتھیوں کی قربانیوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذریعہ سیرالیون کے باشندوں اور دیگر اقوام کے لوگوں کی۔ جو میرے ملک میں بستے ہیں۔ گزشتہ ۵۰ سال میں اعلیٰ خدمات سرانجام دی ہیں اور مسلسل انجام دے رہے ہیں۔

الحاج اے آر نبّر کی خدمات ہمیں ہمیشہ یاد رہیں گی جو کہ ۱۹۲۱ء میں یہاں آئے اور انہوں نے احمدیت کی دینی تعلیم کو ہمارے لوگوں میں روشناس کرایا۔ ہمیں الحاج ایف۔ آر یحیم کی خدمات بھی یاد رہیں گی جو کہ چار سال بعد ۱۹۴۵ء میں سیرالیون آئے۔ میں ان بزرگوں کی یاد میں اسلامی بھائی چارے کے نام پر اپنا سر عقیدت سے جھکاتا ہوں۔ انہوں نے اپنے مختصر قیام کے دوران جو کہ صرف چند سالوں پر محیط تھا ایک عظیم روشنی چھوڑی۔

سیرالیون میں احمدیت کی وسیع تر بنیاد مولوی نذیر احمد صاحب علی نے قائم کی جنہوں نے ۱۹۳۷ء میں کام شروع کیا۔ اور قریباً دو دہائیوں تک وہ از حد مصروف عمل رہے۔ الحاج احمد علی نے انتھک محنت سے کام کیا۔ وہ اپنے واحد مقصد کی خاطر ۱۸ سال تک کام کرتے رہے۔ اور وہ ان لوگوں کے درمیان ہی مدفون ہیں۔ جن کی انہوں نے خدمت کی اور جن سے وہ پیار کرتے تھے پہلے احمدیوں کے طور پر مذہبی زندگی گزارنے کے پہلو بہ پہلو ان لوگوں کے تعلیمی اور طبی خدمات انجام دینے کی وجہ سے میرے ملک کی سرزمین میں ہر سال مذہبی جوش و جذبہ فروغ پا رہا ہے۔ یہی حال ہمارے عیسائی بھائیوں اور بہنوں اور بہنوں کا بھی ہے۔ ہم اپنے ملک میں ہمیشہ مذہبی رواداری کے ساتھ رہتے ہیں۔

یہ بات مناسب نہ ہوگی کہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرنے میں غیر ضروری طور پر اعداد و شمار اور تاریخی تفاصیل میں الجھ کر رہ جاؤں۔ یہاں یہ کہہ دینا ہی کافی ہوگا۔ کہ سیرالیون میں ۴۰ سال کے عرصہ میں ۱۸۰ احمدیہ مساجد ۵۰ پرائمری سکول، ۱۴ سیکنڈری سکول۔ ہسپتال طبی مراکز مختلف حصوں میں قائم کئے گئے ہیں۔ یہ بتانے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو بیان کرنے کے لئے کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اس کے علاوہ ۴۵ - ۵۰ سال سے کم عرصہ میں ۵۰ مشنریوں کی خدمات کا متاثر کرنے والا ریکارڈ ۴۰ لاکھ کی آبادی کے ملک میں اپنی افادیت اور وقعت کو از خود آشکار کر رہا ہے، اس کے لئے الفاظ کے کسی گورکھ دھندے میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آخر میں میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! میں جمہوریہ سیرالیون کے صدر مملکت ڈاکٹر سیاکا پی سٹیونز، وہاں کی حکومت اور عوام کی طرف سے آپ کو دلی مبارکباد کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ خدا کرے۔ کہ آپ کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہمیشہ آپ پر نازل ہوتی رہے آمین

شکریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام الامام

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

بات جب ہے کہ میرے پاس آویں
میرے منہ پہ وہ بات کہہ جاویں

مجھ سے اس دلستاں کا حال سنیں
مجھ سے وہ صورتِ جمال سنیں

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

جس نے پیدا کیا وہی جانے
دوسرا کیونکر اس کو پہچانے

غیر کو غیر کی خبر کیا ہو
نظرِ دُور کار گر کیا ہو

مومنوں پر کفر کا کرنا گماں
ہے یہ کیا ایمانداروں کا نشاں

ہم تو رکھتے ہیں مُسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیں

(حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی برسات

بعد مدّت کے آئے ہیں یہ دن
کُھل گیا ہے درِ عنایتِ یار

پھر برسنے لگا بصد شدّت
ابرِ گُل ریز و ابرِ گوہر بار

رونق افروزِ میکدے میں ہوئے
رندِ بادہ پرست و بادہ خوار

اس طرح سے سبو بدوش اٹھا
لے کے انگڑائی ساقیٔ سرشار

چھا گیا نشّہ سا زمانے پر
ہو گیا بختِ زندگی بیدار

بس گیا ہر صدا میں نغمۂ خُلد
ہر اشارہ بنا حسیں گفتار

خوب جی بھر کے میکشوں نے پی
دستِ ساقی سے بادۂ اسرار

موت کے کُھل گئے حسیں عُقدے
رازِ ہستی کا ہو گیا اظہار

یک زباں ہو کے سب پکار اٹھے
اور فلک پر پہنچ گئی یہ پکار

گر یہ ممکن ہو رب مرگ و حیات
تا قیامت رہے یونہی برسات

(نسیم سیفی)

تحریکِ جدید کا سالنامہ

اس سال بھی تحریک جدید کا سالنامہ کچھ زیادہ تعداد میں چھپوایا گیا تھا۔ اس کی قیمت دو روپے ہے۔ لیکن اگر آپ سال کی خریداری قبول فرمائیں۔ تو آپ کو صرف تین روپے زائد یعنی پانچ روپے ادا کرنے ہونگے آپکو سالنامہ بھی مل جائے گا اور سال کے باقی گیارہ ماہ باقاعدگی سے پرچہ بھی ملتا رہے گا۔

اس سالنامہ کی ترتیب و تدوین (اردو حصہ) میں محترم مولانا غلام باری صاحب سیف برادرم مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق سابق امام مسجد لنڈن اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب اسلم نے خاکسار کی معاونت کی

(مینجنگ ایڈیٹر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے

ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبرز

۵۳ فیروز پور روڈ

بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

DAWAKHANA HAKEEM NIZAM JAN

(Established Since 1911)

CHAWK GHANTA-GHAR GUJRANWAL

(ANWAR JAN)

CHILDREN SPECIALIST AVAUABLE

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے

سنہ ۱۹۱۱ سے ایک ہی نام (ھو الشافی) دواخانہ حکیم نظام جان

ربوہ بالمقابل ایوان محمود

(فون ۴۰۶)

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ — راوی روڈ لاہور

— پر تشریف لائیں —

فون نمبر:- ۵۳۲۴۳۰ / ۶۰۲۰

رہائش:- ۶۲۶۳۰ - فیکٹری ایریا وچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰/—

لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے

لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

کپڑے کی مشہور دکان

الفردوس ۸۵ بی انارکلی لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں نمائندہ

و مردانہ دھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی

داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے شلواریں

سوٹ وغیرہ بھی مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵ بی انارکلی لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس و اجبی نرخوں پر

خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ

فون نمبر ۶۴۵۰۰

— کو —

یاد رکھیں

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے

مشہور مجربات

سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرہ آفاق

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹

فون نمبر ۷۴۸۴۴

ربوہ فون ۴۳۸

نگران حکیم عبدالحمید (درجہ اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں جائیداد

کی

خرید و فروخت کے لئے

سلطان احمد طاہر ——— سلیمان احمد طاہر

پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے

۲۵ کمرشل ایریا ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴

ٹیلیفون ۵۴۶۳۸۱ ÷ ۵۴۲۳۸۲

چاندی کے خوشنما برتن

اُچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ اور سادہ سیٹ

ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

فون نمبر ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی
گمانیوں اور پرزوں تیز سلنسر بکس اور
سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات
سے فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

منٹگمری روڈ لاہور

فون نمبر:- ۳۱۴۶۲

ہر قسم کا
کاغذ بکس بورد اور گتہ
بازار سے بارعائت خریدنے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر:- ۶۳۸۴۹
فون گھر ملک عبداللطیف تنگوہی ۶۲۵۱۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ

پاک ممبرز

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
فون دکان - ۶۲۶۱۸۰
فون رہائش - ۵۳۵۰۰
کو یاد رکھیں

آپ کو معلوم ہی ہے کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب مرحوم کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کیلئے اب اتنا پتہ ہی
کافی ہے۔
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹
فون نمبر- ۴۸۴۷ فون ربوہ ۶۳۸
نگران: حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah